۱۹ ربیعُ الاوّل ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 88)

مُراقَبہ کیسے کیا جاتا ہے؟

- میلاد کے پیسے ٹیلی تھون میں دینا کیسا؟ 02
- واسکٹ کے بٹن لگائے بغیر نماز پڑھنا کیسا؟ 08
- پالتو کتّے کا عِلاج کروانا کیسا؟ 15
- سوتے وقت روح کہاں چلی جاتی ہے؟ 19

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مُراقبہ کیسے کیا جاتا ہے؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۴صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوتے وقت اللہ پاک اُس سے راضی ہو، اُسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرُود پڑھے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مُراقبہ کیسے کیا جاتا ہے؟

سُوال: مُراقبہ کیسے کیا جاتا ہے؟(YouTube کے ذریعے سُوال)

جواب: مُراقبہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ساری توجّہ ایک طرف کرکے آنکھیں بند کرلیں اور سر جھکا کر بیٹھ جائیں، اب جس چیز کے لئے مُراقبہ کیا ہے اُسی کو ذِہن میں گھماتے رہیں۔ جیسے ”اللہ دیکھ رہا ہے“ اِس کا مُراقبہ کرلیں، یہ بہترین وِرد ہے، اِس کا مُراقبہ کرلیں تو مدینہ مدینہ ہو جائے۔ اِس کے علاوہ اور بھی مُعاملات کے مُراقبے ہوسکتے ہیں، مثلاً ”موت کے تصوُّر کا مُراقبہ، اللہ پاک کے خوف کا مُراقبہ، اپنی آخرت اور قیامت کا مُراقبہ، سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُراقبہ، مدینے شریف کا مُراقبہ“ وغیرہ۔ اِبتداءً چند مِنَٹ کے لئے مُراقبہ کیا جائے، بعد میں آہستہ آہستہ وقت بڑھایا جائے، ایسا نہ ہو کہ کچھ کا کچھ ہو جائے۔

---

[1] ...... یہ رِسالہ ۱۹ رَبِیْعُ الاوّل ۱۴۴۱ھ بمطابق 16 نومبر 2019 کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے ”فیضانِ مَدَنی مذاکرہ“ نے مُرتَّب کیا ہے۔(شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

[2] ...... فردوس الأخبار، باب المیم، ۲/ ۲۸۴، حدیث: ۶۰۸۳۔

www.dawateislami.net

اِیثار کرنے کا ذِہن کیسے بنے؟

سُوال: اِیثار کرنے کا ذِہن کیسے بنے؟

جواب: اِیثار اِسے کہتے ہیں کہ جس چیز کی خُود کو ضرورت ہو اُس پر دوسرے کو ترجیح دینا۔[1] مثال کے طور پر گرمی سخت ہو، پنکھے کے نیچے بیٹھنے کی خواہش ہو، لیکن کوئی دوسرا مسلمان بھائی بھی موجود ہو، تو اِس لئے پنکھے کے نیچے نہ بیٹھنا کہ وہ اِسلامی بھائی بیٹھ جائے اور اپنی گرمی دُور کر کے ٹھنڈک حاصل کرے، یہ اِیثار کہلائے گا۔ اِسی طرح کھانا کھا رہے ہوں اور کوئی عُمدہ بوٹی نظر آجائے تو اُسے اِس لئے چھوڑ دینا کہ دوسرا بھائی کھا لے، یہ بھی اِیثار ہے۔ یوں ہی دوسروں کے لئے جگہ کُشادہ کرنے کی نیّت سے خُود تنگ جگہ بیٹھ جانا بھی اِیثار کی صُورت ہے کہ اُس نے اپنے اِطمینان سے بیٹھنے کی خواہش اور ضَرورت کو دوسرے کی خاطِر چھوڑ دیا۔ اِسی طرح سردی کا موسم ہو اور پنکھا چَل رہا ہو، ایسی صُورت میں دوسروں کو سردی سے بچانے کے لئے خود پنکھے کے نیچے بیٹھ کر سردی برداشت کرنا اور دوسروں کے لئے آس پاس کی جگہ چھوڑنا تاکہ اُنہیں بیٹھنے میں آسانی ہو، یہ بھی اِیثار ہے۔ اِیثار کرنے کے لئے یہ کہنا ضَروری نہیں ہے کہ میں نے اِیثار کیا، ہو سکتا ہے کہ اِس طرح کا جُملہ کہنے سے اِیثار کرنے والا "اِحسان جتانے" کی بُرائی میں جا پڑے، اِس لئے چپکے چپکے بغیر کسی کو بتائے صرف رِضائے اِلٰہی حاصل کرنے کے لئے اِیثار کیا جائے۔ اِیثار پر مَغفرت کی بشارت ہے۔[2] اِس لئے کھانے، پینے، پہننے، اوڑھنے، بیٹھنے، اُٹھنے، چلنے، پھرنے اور جہاں جہاں ممکن ہو اِیثار کیا جائے۔ اِیثار کرنے کے لئے لاکھوں روپے خَرچ نہیں کرنے پڑتے، اِیثار مُفت میں بھی ہو جاتا ہے اور پیسوں سے بھی ہو جاتا ہے، لیکن یہ نَفس پر گِراں گُزرتا ہے۔

میلاد کے پیسے ٹیلی تھون میں دینا کیسا؟

سُوال: میلاد کے لئے جمع کئے گئے پیسے ٹیلی تھون میں دے سکتے ہیں؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

---

1 ..... إحياء العلوم، كتاب ذم البخل وذم حب المال، بيان الإيثار وفضله، ۳/۳۱۷ ماخوذاً– احیاء العلوم (مترجم)، ۳/۲۷۷ ماخوذاً۔

2 ..... پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اس خواہش کو روک کر (دوسروں کو) اپنے اوپر ترجیح دے، تو اللہ پاک اسے بخش دیتا ہے۔ (جمع الجوامع، حرف الهمزة، ۳/۳۸۴، حدیث: ۹۵۷۲)

www.dawateislami.net

جواب: اگر لوگوں سے یہ کہہ کر جمع کئے تھے کہ "اِن پیسوں سے جشنِ ولادت منائیں گے" تو پھر وہ پیسے ٹِیلی تھون میں نہیں دے سکتے۔[1] البتّہ اگر میلاد والے پیسے بچ جائیں تو جن سے لئے تھے اُن سے پوچھ کر دیگر کاموں میں اِستعمال کر سکتے ہیں۔[2] مثلاً یہ پوچھ لیں کہ "جو پیسے بچ گئے ہیں وہ ٹیلی تھون میں دے دیں؟" اگر ہاں کہیں تو دے دیں، اور اگر یہ کہیں کہ "نہیں! اِن پیسوں کو میلاد میں ہی خَرچ کیا جائے" تو اگلے سال میلاد کے موقع پر خَرچ کر لیں، ویسے سارا سال بھی میلاد منایا جاتا ہے اور ربیعُ الاوّل کے 12 دنوں میں بھی منایا جاتا ہے۔ اگر وہ پیسے واپس لینا چاہیں تو لے بھی سکتے ہیں۔[3] بات چیت سے جو طے ہو جائے اُسی پر عمل کرنا Compulsory (ضروری) ہے، اِس سے ہٹیں گے تو گُناہ گار ہوں گے۔[4]

ناقۂ رسول کے ساتھ "رَضِیَ اللہُ عَنْہَا" لکھنا کیسا؟

سُوال: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک اُونٹنی کے نام کے ساتھ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا لکھ سکتے ہیں؟

جواب: مَاشَاءَ اللہ! بڑا دلچسپ سُوال ہے۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک اُونٹنی کا نام "قَصواء" تھا۔[5] یہ بڑی عاشقِ رسول اُونٹنی تھی۔ جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری وفات ہوئی تو اِس اُونٹنی نے چارا کھانا چھوڑ دیا تھا، نہ کھاتی تھی نہ پانی پیتی تھی، اِسی طرح بھوکی پیاسی رہ کر اِس نے غمِ مصطفےٰ میں جان دے دی۔[6] جانور مُکَلَّف اور شَرِیعت کے پابند نہیں ہوتے،[7] نہ اُنہیں گُناہ مِلتا ہے اور نہ ہی ثواب مِلتا ہے۔ "رَضِیَ اللہُ عَنْہُ" دُعا ہے، اِس کا معنیٰ

---

1. فتاویٰ رضویہ، ۱۶/ ۲۰۵ ماخوذاً۔
2. فتاویٰ رضویہ، ۱۶/ ۲۰۶۔
3. فتاویٰ رضویہ، ۱۶/ ۲۰۶۔
4. اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: چندہ جس کام کے لئے کیا گیا ہو جب اسکے بعد بچے تو وہ انہیں کی ملک ہے جنہوں نے چندہ دیا ہے، کَمَا حَقَّقْنَاهُ فِیْ فَتَاوٰنَا (جیسا کہ ہم نے اِس کی تحقیق اپنے فتاویٰ میں کی ہے۔ت) اُن کو حصّۂ رصد واپس دیا جائے یا جس کام میں وہ کہیں صَرف کیا جائے، اور اگر دینے والوں کا پتا نہ چل سکے کہ اُن کی کوئی فہرست نہ بنائی تھی، نہ یاد ہے کہ کس کس نے دیا؟ اور کتنا کتنا دیا؟ تو وہ مثلِ مالِ لُقطہ ہے اُسے مسجد میں صَرف کرسکتے ہیں۔(فتاویٰ رضویہ، ۱۶/ ۲۴۷)
5. تفسیر روح البیان، پ۱۴، النحل، تحت الآیۃ:۷، ۵/ ۸۔
6. تفسیر روح البیان، پ۱۴، النحل، تحت الآیۃ:۷، ۵/ ۸-۹ ماخوذاً۔
7. فتاویٰ رضویہ، ۱۶/ ۳۸۲۔

www.dawateislami.net

ہے: "اللہ اُن سے راضی ہُوا۔" زِیادہ تر یہ جُملہ صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کے ساتھ بولا جاتا ہے۔ ولی کے نام کے ساتھ بولنے میں بھی کوئی حَرَج نہیں ہے، اِس صُورت میں اِس جُملے کا معنٰی ہو گا: "اللہ اُن سے راضی ہو۔" [1] صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم اگرچہ جنّتی ہیں، لیکن پھر بھی اُن کے لئے دُعائے مغفرت کرنے میں حَرَج نہیں ہے، [2] بلکہ قرآنِ کریم میں اِس کا ذِکر ہے۔ [3] جانوروں کے ساتھ "رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ" نہیں بولا جاتا۔ اگر کوئی بولے گا تو لوگ اُس کا مذاق اُڑائیں گے، ہنسیں گے، Confuse (یعنی اُلجھن کا شکار) ہوں گے اور تعجّب کریں گے۔ ایسا کوئی کام شریعت کو پسند نہیں جو لوگوں میں خوامخواہ بحث کا موضوع بنے۔ اُن باتوں سے بچنا چاہیے جو کانوں کو بُری لگیں، اِس طرح مسائل کھڑے ہوتے ہیں۔ البتّہ اگر کسی نے عشق میں اُس اُونٹنی کے ساتھ "رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا" بول دیا تو وہ گُناہ گار نہیں ہو گا، لیکن یہ بولنا مُناسِب نہیں ہے۔

گالی بکنے کی عادت کیسے ختم ہو؟

سُوال: بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ بات بات پر گالی بکتے ہیں، اُن کو سمجھائیں تو سمجھتے ہیں، لیکن چُونکہ پُرانی عادت ہوتی ہے اِس لئے دوبارہ گالی بکنے لگ جاتے ہیں۔ اِس کا حل اِرشاد فرمادیجئے۔

جواب: جس مسلمان کو گالی دی، ظاہِر ہے اُس کا دِل بھی دُکھا ہو گا، اِس لئے اُس سے مُعافی بھی مانگنی ہو گی۔ [4] آج کل لوگ دروازے کو بھی گالی دے دیتے ہیں، جانوروں کو بھی دے دیتے ہیں، اِس سے حُقوقُ العِباد تلف نہیں ہوتے، لیکن گندی گالی دینے کی صورت میں یہاں بھی توبہ کرنی ہو گی۔ [5] گالی بکنے کی عادت نکالنے کے لئے کوئی ایسا کام کرے جو نَفس پر گِراں گزرے، مثال کے طور پر "جب بھی گالی دوں گا تو 100 رُوپے مَسجد کی پیٹی میں چندہ ڈال دوں گا" اب جب وہ گالی بکے گا اور 100 روپے چندہ ڈالے گا تو یہ اُس پر گِراں گزرے گا، یوں اِنْ شَآءَ اللہ گالی بکنے کی عادت نِکل

---

1. فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۳۹۰۔
2. خزائن العرفان، پ۲۸، الحشر، تحت الآیۃ: ۱۰، ص ۱۰۱۱۔
3. صراط الجنان، پ۲۸، الحشر، تحت الآیۃ: ۱۰، ۱۰/ ۷۷۔
4. فتاویٰ رضویہ، ۱۳/ ۶۵۲۔
5. مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۴۰۱ مفہوماً۔

جائے گی۔ ایک بُزُرگ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا واقعہ ہے کہ اُنہوں نے اپنے پاس کچھ رَقم اِس لئے رکھی کہ اگر میں نے دورانِ سَفَر کسی کی غیبت کی تو اِتنی رَقم اِس میں سے نِکال دوں گا، جب سَفَر سے واپسی ہوئی تو ساری رَقم محفوظ تھی، اُنہوں نے ایک بار بھی کسی کی غیبت نہیں کی تھی۔[1]

جاہِل کو گالی دینا بھی حَرامِ قطعی ہے

سُوال: گالی دینے کی وعیدیں بیان کر دیجئے۔

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللهُ عَنْهُ سے مَروی ہے کہ سرکارِ دوعالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فِسق ہے۔[2] حضرتِ سَیِّدُنا عبدالله بن عَمرو رَضِیَ اللهُ عَنْهُ سے مَروی ہے کہ سَرورِ کونین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا، خود کو ہلاکت میں ڈالنے کے مُتَرادِف (یعنی خود کو ہلاکت میں ڈالنے جیسا) ہے۔[3] اَعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رَضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: جاہِل کو بھی بے اِذنِ شرع گالی دینا حرامِ قطعی ہے۔[4]

گُناہ سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟

سُوال: اِنسان گُناہ سے کیسے بچ سکتا ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: گُناہ سے بچنے کے لئے اللہ پاک کا خوف دل میں بڑھانا بہت ضَروری ہے۔ ہر مسلمان کے دل میں خوف ہوتا ہے، لیکن کسی میں کم اور کسی میں زِیادہ۔ جب خوف بڑھائیں گے اور یہ ذِہن بنائیں گے کہ ''اللہ دیکھ رہا ہے، اللہ سُن رہا ہے'' تو اِنْ شَآءَ اللہ گُناہوں کی عادَت نِکل جائے گی۔ یوں سوچئے کہ اگر کوئی بندہ کسی کو گندی گالی دے رہا ہو اور اُسے معلوم ہو کہ میری جوان بہن سُن رہی ہے تو اُسے کیسا لگے گا؟ ظاہِر ہے کہ شَرم آئے گی۔ رب کو تو سب معلوم ہے تو اُس سے کتنی شَرم و حَیا آنی چاہیے!! اِس لئے ہر گُناہ سے پہلے بندہ یہ سوچ لے کہ ''اللہ مجھے دیکھ رہا ہے اور اللہ مجھے سُن رہا

---

1. ...... مکاشفة القلوب، الباب العشرون فی بیان الغیبة والنمیمة، ص ۷۱۔
2. ...... بخاری، کتاب الایمان، باب خوف المؤمن من أن یحبط عمله وھو لا یشعر، ۱/۳۰، حدیث: ۴۸۔
3. ...... الترغیب والترھیب، کتاب الأدب، الترھیب من السباب واللعن... الخ، ۳/۳۱۱، حدیث: ۳۔
4. ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۱۲۷۔

www.dawateislami.net

ہے۔" اب کا مجھے نہیں معلوم، لیکن پہلے اِس طرح کا ماحول تھا کہ لوگ اِمام صاحِب کو دُور سے آتا دیکھ کر Cigarette (سگرٹ) چُھپا لیتے تھے۔ اب ہو سکتا ہے کہ اِمام کو آتا دیکھ کر Cigarette جلا لیتے ہوں۔ ہم نے اپنے لڑکپن اور جوانی میں جو دور دیکھا وہ بڑا غنیمت تھا۔ اب بِگاڑ بڑھتا ہی چلا جارہا ہے۔ اب اِمام کا اَدَب بڑے لوگ ہی کرتے ہیں، باادب با نصیب۔ جو ہماری مسجد کا اِمام ہو اور اُس کے پیچھے نَماز پڑھتے ہوں تو اُن کا اِحترام کرنا چاہئے۔ مِثال دینے کا مقصد یہ تھا کہ پہلے اِتنا لحاظ ہوتا تھا کہ اِمام صاحب کو دیکھ کر Cigarette چُھپا لیتے تھے، اللہ تو دیکھ ہی رہا ہے، اُس کا کتنا لحاظ ہونا چاہیے۔ بندے کو چاہیے کہ دو رکعت "صَلٰوۃُ التَّوْبَہ" پڑھ کر جتنے گُناہ ہوئے ہیں اُن سے سچّی توبہ کرے۔ ہنستے ہوئے خالی کان کو ہاتھ لگالینا، چپت مارلینا، کان پکڑلینا توبہ نہیں ہے، اگر کوئی توبہ کرتے ہوئے ایسا کرتا ہے تو اِس میں حَرَج بھی نہیں ہے، لیکن گُناہ پر Guilty feel (شرمندگی محسوس) ہونی چاہیے[1] کہ "میں نے ایسا کیوں کیا؟" اُس گُناہ کا تذکرہ کرکے اللہ سے توبہ کرے اور رُجوع کرے کہ "میں نے جو کیا اُسے واپس لیتا ہوں، مجھے یہ نہیں کرنا چاہیے تھا، میں نے غَلَط کیا تھا۔" اِنسان جو بھی گُناہ کرتا ہے اُس پر فوراً توبہ کرنا واجِب ہو جاتا ہے۔[2] گُناہ سے جان چُھڑانی ہی چُھڑانی ہے۔ کسی بھی صورت میں گُناہ کو پالنا ہی نہیں ہے کہ بعد میں توبہ کرلیں گے۔ مُبالغہ کروں تو سانس بعد میں لیں اور توبہ پہلے کرلیں۔ توبہ کرنے کے بعد سب سے مشکل کام جو نَفس پر گِراں گُزرتا ہے وہ آئندہ گُناہ نہ کرنے کا پکّا عَہد ہوتا ہے کہ "میں Future (مستقبل) میں کبھی بھی گُناہ نہیں کروں گا۔" بندے کو اِس سے بھی ڈرنا چاہیے کہ اَعمال نامے میں گُناہ ہوتے ہوئے مر گیا تو میرا کیا بنے گا! کہیں یہ گُناہ مجھے سانپ اور بچھوؤں کے حوالے نہ کردیں، آگ میں نہ جھونک دیں اور جہنّم میں نہ گِرادیں۔ ایک چھوٹا گُناہ بھی خطرناک ہے کہ اگر رَبّ اُسی پر ناراض ہو گیا تو جہنّم کا عذاب مِلے گا۔ ہم اللہ پاک کی بارگاہ میں ہر گُناہ سے توبہ کرتے ہیں اور آئندہ گُناہ سے بچنے کا عَہد کرتے ہیں۔

توبہ کرنے کے اِرادے سے گُناہ کرنا کیسا؟

سُوال: اِس ارادے سے گُناہ کرنا کیسا کہ گُناہ کرنے کے فوراً بعد توبہ کرلوں گا؟

---

1 ...... رياض الصالحين، باب التوبة، ص٥۔

2 ...... إحياء العلوم، كتاب التوبة، بيان أن وجوب التوبة على الفور، ٤/٩ - احیاء العلوم (مترجم)، ٤/٢٣۔

www.dawateislami.net

جواب: یہ زِیادہ بڑا گُناہ ہے۔ حکیمُ الاُمّت مفتی اَحمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے لکھا ہے کہ توبہ کے اِرادے پر گُناہ کرنا یعنی ”بعد میں توبہ کرلوں گا“ کُفر ہے۔[1] یہ سوچنا کہ ”گُناہ تو کر رہا ہوں، توبہ کرلوں گا“ ایسے نہیں چلے گا، بلکہ گُناہ کرنا ہی نہیں ہے۔ اگر گناہ ہو جائے تو توبہ کرلے۔

اللہ پاک کا قُرب کیسے ملتا ہے؟

سُوال: اللہ پاک کا قُرب کیسے ملتا ہے؟ (لاہور سے سُوال)

جواب: اللہ پاک کا قُرب حاصِل کرنے کے لئے سب سے پہلے عقیدہ دُرُست ہونا ضَروری ہے۔ اُس کے بعد فرائض کی پابندی کرنا اور گُناہوں سے مکمّل دُور رہنا ضَروری ہے۔ مزید یہ کریں کہ نَفل نمازیں بھی ادا کریں، خیرات کریں، سخاوت کریں، دنیا کی محبّت سے خود کو بچائیں اور صِرف ضَرورت کی دنیا اپنے پاس رکھیں۔ جتنا اللہ پاک کی عبادت کریں گے، گُناہوں اور مکروہات سے بچیں گے، مُستحبّات کو بھی ترک کرنے سے باز رہیں گے اِنۡ شَآءَ اللہ اُتنا اللہ پاک کے نزدیک سے نزدیک تَر ہوتے چلے جائیں گے۔ جو بھی ہو گا اللہ پاک کے کَرَم سے ہی ہو گا۔ وہ چاہے گا تو اپنا مَقبول بندہ بنالے گا۔

ایلوپیتھک دواؤں سے بچنا بہتر ہے

سُوال: آپ کو کھانسی تھی جو مَاشَآءَ اللہ ختم ہوگئی ہے۔ مجھے بھی بہت کھانسی ہوتی ہے، اِس کا علاج ارشاد فرما دیجئے۔

جواب: میں نے حکمت کا عِلاج کیا ہے۔ ایلوپیتھک (Allopathic) دواؤں سے میں حتَّی الاِمکان بچتا ہوں۔ عُمر کے حساب سے اِدھر اُدھر درد ہوتا ہے، لیکن اِس کے باوُجود کئی مہینوں سے میں نے Pain killer (درد ختم کرنے والی) گولی اِستعمال نہیں کی۔ کبھی ہمّت ہار تا ہوں کہ اب تو Pain killer لے ہی لوں، مگر نہیں، کنٹرول کرکے دیسی دواؤں سے ترکیب بنالیتا ہوں کہ ایلوپیتھک کے مُقابلے میں دیسی دواؤں کا یا تو نُقصان ہوتا ہی نہیں ہے یا کم ہوتا ہے۔ فی الحال میرا کام چل رہا ہے، اللہ کرے چلتا رہے۔ ایلوپیتھک کے کھانسی کے طرح طرح کے سیرپ آتے ہیں جو ظاہِری طور پر کھانسی کو دبا دیتے ہیں، لیکن بندے کے لئے پھانسی تیّار کردیتے ہیں، اُن کے Side effects (منفی اثرات) بڑے خطرناک

---

1 ..... مراٰۃ المناجیح، ۳/۳۶۰۔

www.dawateislami.net

ہوتے ہیں، یہ خود ڈاکٹر تسلیم کرتے ہیں، لیکن اِس وقت کامیاب بھی یہی ہیں، کیونکہ اِن سے فٹافٹ کام ہو جاتا ہے اور بندہ جلدی صحیح ہو جاتا ہے، حالانکہ اندر خرابیاں پیدا ہو رہی ہوتی ہیں، خُصوصاً Antibiotic (جراثیم کش دوائی) تو آر، یا پار ہوتی ہے، قتلِ عام کرتی ہے، بیماری کے جراثیم تو مارتی ہے، لیکن بیماریوں کا مُقابلہ کرنے والے جو کام کے جراثیم ہوتے ہیں اُن کو بھی قتل کرتی ہے۔ اب تو Antibiotic بکثرت اِستعمال ہو رہی ہے۔ کئی ایسے مریض دیکھے ہیں کہ کسی کے گُردے فیل ہو جاتے ہیں اور کسی کی بینائی چلی جاتی ہے۔ اِس لئے Antibiotic دوائیں بہت Risky (خطرے والی) ہوتی ہیں، بس بندہ مجبور ہو کر لے لیتا ہے۔ Antibiotic سب کو اِتنا بڑا نقصان نہیں پہنچاتی کہ سب ہی کی آنکھیں چلی جائیں، یا سب ہی کے گُردے فیل کر دے، یا سب ہی کا معدہ تباہ کر دے، لیکن جس کے ساتھ ایسا ہو جاتا ہے وہ بے چارہ زندگی بھر روتا ہی رہتا ہے کہ ”یہ ہو رہا ہے، وہ ہو رہا ہے، کھا نہیں سکتا، ہضم نہیں ہوتا“ وغیرہ۔ اللہ پاک سے عافیت کی دُعا مانگنی چاہیے اور ایک طبیب کو پکڑ لینا چاہیے۔ جو لوگ پھر پھر کر ڈاکٹر بدلتے رہتے ہیں وہ بھی پریشانیاں اُٹھاتے ہوں گے، کیونکہ ہر ڈاکٹر نئے سِرے سے تجربات کرتا ہو گا۔ آپ کا جو پُرانا طبیب ہو گا اُس کو آپ کا مِزاج پتا ہو گا کہ اِس کو کون سی دَوا چلتی ہے اور کون سی دَوا سے اِلرجی ہو جاتی ہے، اِس لئے وہی بہتر رہتا ہے۔ میں نے حکمت کی جو دَوا اِستعمال کی اُس پر نام نہیں لکھا تھا، اُن کے اپنے معجون اور سیرپ وغیرہ ہوتے ہیں۔

دانت کا سوراخ فِل کروایا تو کلی ہو جائے گی؟

سُوال: میرے دانت میں سُوراخ ہے، اگر میں ڈاکٹر سے فِل کرواؤں تو کیا کُلّی ہو جائے گی؟

جواب: جی ہاں! کُلّی، وُضو اور غُسل سب ہو جائے گا۔ وُضو کی سُنّت بھی ادا ہو جائے گی۔[1]

واسکٹ کے بٹن لگائے بغیر نماز پڑھنا کیسا؟

سُوال: نماز کے دوران Waistcoat (واسکٹ) کے بٹن نہ لگائیں تو نماز ہو جائے گی؟ (لاہور سے سُوال)

جواب: جی ہاں! اگر بٹن نہ لگائے تو کوئی حَرَج نہیں ہے۔[2]

---

1 ...... مختصر فتاویٰ اہلِ سنّت (قسط:۱)، ص۱۸-۱۹۔ 2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۷ / ۳۸۵-۳۸۶ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

شارٹس کے اوپر دھوتی نُما چیز پہن کر نَماز پڑھنا کیسا؟

سُوال: کئی ممالک میں چونکہ لوگ شارٹس (Shorts) اور چھوٹے کپڑے وغیرہ زیادہ پہنتے ہیں، اِس لئے وہاں کے شاپنگ مالز (Shopping malls) کی مسجدوں میں دھوتی نُما کپڑے رکھے جاتے ہیں جنہیں باندھ کر لوگ نَماز پڑھتے ہیں اور پھر اُتار کر چلے جاتے ہیں۔ کیا ایسے کپڑوں میں نَماز ہو جائے گی؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: یہ ایسا انداز ہے جس میں بندہ کسی مُعزّز آدمی بلکہ عام عوام کے درمیان جانا بھی پسند نہیں کرے گا اور شَرم محسوس کرے گا۔ کتنی عجیب بات ہے کہ بندہ لوگوں سے تو شَرمائے لیکن اللہ پاک سے نہ شرمائے۔ بہر حال! ایسے کپڑوں سے ستر چُھپ جائے تو نَماز ہو جائے گی،[1] البتّہ ایسے کپڑوں میں نَماز پڑھنا مکروہِ تنزیہی یعنی ناپسندیدہ ہے۔[2]

قُرآن پاک پڑھانا نہ آتا ہو تو اُجرت لینا کیسا؟

سُوال: کچھ لوگوں کو قُرآن پاک پڑھانا نہیں آتا، پھر بھی قُرآن پاک پڑھاتے اور اُس کے پیسے لیتے ہیں؟ ایسا کرنا کیسا؟

جواب: یہ ناجائز ہے۔ ایسا کرنے والا گُناہ گار ہو گا۔[3]

تصویر رَحمت کے فِرشتوں کے لئے رُکاوٹ ہے

سُوال: اگر گھر میں تصویر ہوتے ہوئے قُرآنِ پاک کی تِلاوت یا ذِکر و اَذکار ہو رہے ہوں یا نوافل پڑھے جا رہے ہوں تو کیا تب بھی رَحمت کے فِرِشتے گھر میں داخِل نہیں ہوتے؟

جواب: حدیثِ پاک ہے کہ ”جس گھر میں تصویر یا کُتّا ہو اُس میں رَحمت کے فِرشتے نہیں آتے۔“[4] اب جو کچھ بھی

---

1 ...... فتاوىٰ هندية، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الاول، ١/٥٨۔

2 ...... فتاویٰ امجدیہ، ۱/۱۹۳۔

3 ...... بہارِ شریعت، ۳/۵۷۰، حصہ: ۱۴ ماخوذاً۔ اعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رَضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بلاشبہ اِتنی تجوید کہ جس سے تصحیحِ حروف ہو اور غلط خوانی سے بچے فرضِ عین ہے۔ ”بزازیہ“ وغیرہ میں ہے: ”اَللَّحْنُ حَرَامٌ بِلَا خِلَافٍ“ (بلا خلاف لحن حرام ہے)۔ (فتاویٰ رضویہ ۶/۳۴۳) مثلاً ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا، جیسے اَلْحَمْدُ کو اَلْھَمْدُ پڑھنا، اِعراب کی غلطی کرنا، جیسے ”عَصٰی اٰدَمُ رَبَّهٗ“ میں ”اٰدَمُ“ کے ”میم“ پر زبر اور ”رَبَّهٗ“ کے ”با“ پر پیش پڑھنا۔

4 ...... بخاری، كتاب بدء الخلق، باب إذا قال أحدكم: آمين والملائكة في السماء... إلخ، ٢/٣٨٥، حديث: ٣٢٢٥۔

www.dawateislami.net

پڑھا جائے وہ اپنی جگہ پر ہے، لیکن رَحمت کے فِرِشتے داخِل ہونے کی رُکاوٹ موجود ہے۔ جاندار کی تصویر جب عزّت کی جگہ لگائی جائے جیسے فریم وغیرہ میں کرکے، تو یہ رَحمت کے فِرِشتوں کے لئے رُکاوٹ ہوتی ہے،[1] البتّہ اگر تصویر چُھپی ہوئی ہو تو پھر وہ رَحمت کے فِرِشتوں کے لئے رُکاوٹ نہیں ہے۔[2]

اِستخارے سے یقینی علم حاصل نہیں ہوتا

سُوال: کسی پر کالا جادو ہو تو اِس کی کیا علامات ہوتی ہیں جن سے معلوم ہو کہ اُس پر کالا جادو ہے؟

(YouTube کے ذریعے سُوال)

جواب: دعوتِ اِسلامی کے تعویذات والے بستوں سے اِستخارہ وغیرہ کے ذَریعے کالا جادو ہونے کا عِلْم ہوسکتا ہے۔ لیکن اِس طرح کے ذرائع سے یقینی معلومات حاصل نہیں ہوتیں، بلکہ ظنّی معلومات حاصل ہوتی ہیں،[3] یعنی زِیادہ غَلبہ اِس بات کا ہوتا ہے کہ ایسا ہوگا، ورنہ Confirm (یقینی) معلومات نہیں ہوتیں۔ Confirm یعنی یقینی علمِ غیب اللہ پاک جانتا ہے[4] اور اُس کے بتائے سے اُس کے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جانتے ہیں۔[5] البتّہ نبی کے بتانے سے ولی کو بھی علمِ غیب حاصل ہوسکتا ہے۔[6]

بارگاہِ رِسالت میں شادی کا "دعوت نامہ"

سُوال: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں اگر کوئی اپنی شادی کا "دعوت نامہ" پیش کرنا چاہے تو اُس کا کیا طریقہ ہوگا؟ کارڈ پر کیا تحریر لکھی جائے؟ اور جس مُسافِرِ مدینہ کو یہ دی جائے وہ وہاں کس انداز سے پیش کرے؟

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۶۲۹، حصہ: ۳ ماخوذاً۔

2 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۶۲۹، حصہ: ۳ ماخوذاً۔

3 ...... ردالمحتار، کتاب الحظر والإباحة، فصل فی البیع، ۹/ ۶۶۱۔

4 ...... تفسیر روح البیان، پ۲۹، الجنّ، تحت الآیة: ۲۶-۲۷، ۱۰/ ۲۰۱۔

5 ...... تفسیر روح البیان، پ۲۹، الجنّ، تحت الآیة: ۲۶-۲۷، ۱۰/ ۲۰۱۔

6 ...... تفسیر روح البیان، پ۲۹، الجنّ، تحت الآیة: ۲۶-۲۷، ۱۰/ ۲۰۱۔

www.dawateislami.net

جواب: آج کل یہ سِلسِلہ چلنا شُروع ہو گیا ہے اور لوگ اِس طرح کر رہے ہیں۔ اگر بارگاہِ رِسالت میں "دعوت نامہ" بھیجنا ہو تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جو اَلقابات لکھ سکتا ہو وہ لکھے، جیسا کہ ہم عام لوگوں کو دعوت نامہ دینے کے لئے "عالی جناب اور مُحْتَرَمُ الْمَقَام" وغیرہ اَلقابات لکھتے ہیں۔ پھر جو بھی زائر و مُسافرِ مدینہ ہو وہ اُس دعوت نامے کو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پڑھ کر سُنائے اور عَرضی پیش کرے کہ فُلاں کی طرف سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دعوت پیش کی گئی ہے یا عَرض کی گئی ہے یا اِلتجا کی گئی ہے، کَرَم فرما دیجئے۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاہیں تو کَرَم فرما سکتے ہیں، یہ الگ بات ہے کہ ہمیں دیدار ہو یا نہ ہو، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رُوحانی طور پر تَصَرُّف کا اِختیار ہے۔[1] البتّہ یہ یاد رہے کہ اُس شادی کا دعوت نامہ دیا جائے جو 100 فیصد شَریعت کے مُطابِق ہو، آج کل شادیاں عام طور پر شَریعت کے مُطابِق نہیں ہو رہیں، کس قدر طوفانِ بدتمیزی ہوتا ہے، بے پردگیاں ہوتی ہیں، گانے بجاتے ہیں، ہیجڑے نچاتے ہیں، جوان لڑکیاں ڈھول بجاتی ہیں اور گھر کی خواتین ناچ رہی ہوتی ہیں۔ پھر بد دُعائیں الگ لیتے ہیں، کیونکہ مائیک (Mike) لگا کر ساری رات فنکشن (Function) کرتے ہیں، حُقُوقُ العِباد تلف کرتے ہیں، سونے والوں، جاگ کر تِلاوت کرنے والوں اور تہجد پڑھنے والوں کو تکلیف دیتے ہیں۔ مزید یہ کہ Comedians (مسخرے) بلاتے ہیں جن کی زَبان پر کُفریات چائے پانی کی طرح چل رہے ہوتے ہیں، خدا کا خوف کئے بغیر اُن کی باتوں پر قہقہے بلند کرتے، تالیاں بجاتے اور ہنس ہنس کر اُن کی کُفریہ باتوں پر خوش ہوتے ہیں، حالانکہ کُفریہ بات کی تائید و تصدیق کے ساتھ اُس پر ہنسنا بھی کُفر ہے اور ہنسنے والا دائرۂ اِسلام سے خارِج ہو جاتا ہے۔[2] میں جنرل بات کر رہا ہوں، کسی پر حکم نہیں لگا رہا، کسی بھی فرد پر حکم لگانے کے لئے دلائل کی ضَرورت ہوتی ہے، لیکن میں نہیں سمجھتا کہ کوئی سمجھدار آدمی میری بات کو نہ سمجھے، ہر کوئی یہ بات سمجھتا ہے، دُنیا دیکھی بھالی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: "ایک دور آئے گا کہ بندہ صُبح کو مؤمن ہو گا تو شام کو کافِر ہو گا، اور شام کو مؤمن ہو گا تو صُبح کو کافِر ہو گا۔"[3] اللہ پاک ہمارا اِیمان سلامت رکھے۔ جب شادیوں میں اِس طرح کے انداز

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۵/ ۲۸۷۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۲۷۲ مفہوماً۔

3 ...... مسلم، کتاب الایمان، باب الحث علی المبادرۃ بالاعمال قبل تظاھر الفتن، ص۶۹، حدیث: ۳۱۳۔

www.dawateislami.net

ہوں گے تو گھر کیسے چلے گا!! یہی وجہ ہے کہ آج کل شادی خانہ بربادی ہو رہی ہے، 100 فیصد امن کے ساتھ کس کا گھر چل رہا ہے!! چِک چِک ہوتی رہتی ہے، برتن کھڑ کھڑاتے رہتے ہیں، کہیں ساس بہو کی ٹھنی ہوئی ہے، کہیں ماں بیٹی کی جنگ چِھڑی ہے اور کہیں نند بھاوج آمنے سامنے کھڑی ہیں۔ صرف کراچی ہی میں خُلع کے 42 ہزار Cases (مُقدّمے) فائل پڑے ہوئے ہیں۔ ظاہِر ہے یہ سب تو ہو گا ہی، کیونکہ ہم شادی کے شُروع میں ہی رَحمت کے داخل ہونے کے دروازے بند کر لیتے ہیں۔ ایسی شادی میں بندہ مسجد کے اِمام کو دعوت نہیں دے گا، شرم محسوس کرے گا، تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیسے دعوت دے سکتا ہے!!

میرے ساتھ ایک واقعہ ہوا تھا کہ کسی نے مجھے اپنی شادی کا کارڈ بھیجا جس میں میوزیکل پروگرام کی دعوت بھی تھی، وہ اَربوں پتی لوگ تھے، میں نے اُس کے جواب میں بڑا سا لیٹر لکھا تھا، بعد میں اُن کے گھر جانے کی ترکیب بنی تھی اور اُنہوں نے مجھ سے مَعذِرَت بھی کی تھی۔ بتانے کا مقصد یہ ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ایسی شادی کی دعوت "اِلیاس" کو نہیں دینی، جب اِلیاس کو ایسی شادی کی دعوت نہیں دے سکتے تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیسے دے سکتے ہیں!! اِس لئے بارگاہِ رِسالت میں شادی کی دعوت پیش کرنے سے پہلے 112 مرتبہ سوچ لینا چاہئے، ہم ایسی حرکتیں ہی کیوں کریں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دعوت نہ دے سکیں! اللہ پاک ہمارے حال پر رَحم فرمائے۔ اُمّت پستی کے گڑھے میں گِرتی چلی جارہی ہے، چاروں طرف بدامنی ہے، سُکون کہاں ہے؟ مسلمان کروڑوں کی تعداد میں ہیں، لیکن اِس کے باوجود ہمارے پاس کچھ نہیں ہے، وہ 313 تھے جو میدانِ بدر میں ہزاروں پر حاوی ہو گئے تھے، مگر آج...

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وقتِ دُعا ہے — اُمّت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے — پَردیس میں وہ آج غریبُ الْغُرَبا ہے
فریاد ہے! اے کشتئ امت کے نگہباں! — بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

شوہر خرچہ نہ دے تو بیوی کیا کرے؟

سُوال: اگر شوہر اَخراجات نہ دے تو بیوی کو کیا کرنا چاہیے؟ (SMS کے ذَرِیعے سُوال)

www.dawateislami.net

جواب: بیوی کو نان، نفقہ، روٹی اور مکان دینا شوہر پر واجب ہے، نہیں دے گا تو گُناہ گار ہو گا۔[1] یہ سب چیزیں نہ دینے کی صُورت میں بیوی مُقدّمہ بھی کر سکتی ہے، قاضی اُس کو خرچہ دِلوائے گا۔[2] لیکن اب ایسا انداز نہیں رہا۔ اِس لئے ایسی صُورت میں آپس میں مِل کر خاندان والے طے کر لیں اور ترکیب بنالیں۔ Case (مُقدّمہ) کریں گے تو گھر بیٹھ جائے گا اور سب مشکل ہو جائے گا، ساتھ ہی رُسوائی اور بدنامی بھی ہو گی۔ شوہر کو بھی چاہئے کہ اپنی بیوی کے جائز اَخراجات جن کو پورا کرنے کا شریعت نے کہا ہے اُنہیں پُورا کرے۔

ایک ساتھ تین طلاقیں دینا کیسا؟

سُوال: کیا نِکاح ختم کرنے کے لئے ایک ساتھ تین طلاقیں دینا ہی ضَروری ہے؟[3]

جواب: واقعی مُعاملہ نازُک ہے۔ تین طلاقیں ایک ساتھ دینا تو ویسے بھی صحیح نہیں ہے۔[4] ایک طلاق دے دے گا تو خود ہی وقت کے ساتھ ساتھ جُدائی ہو جائے گی۔[5] بَعض لوگ تین طلاقیں دے کر اپنی مَرضی کا مُفتی ڈھونڈتے ہیں جو اُن کو یہ کہہ دے کہ ایک ہی نشست میں دی گئی تین طلاقیں ایک ہی شُمار ہوتی ہیں۔ حالانکہ یہ غَلط ہے۔ چاہے غُصّے میں

---

1 ...... الجوهرة النيرة، كتاب النفقات، ۲/۱۰۸۔

2 ...... بہارِ شریعت، ۲/۲۶۹، حصہ:۸۔

3 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

4 ...... ایک ساتھ دو یا تین طلاقیں دینا گناہ ہے۔ (فتاوی رضویہ، ۱۲/۳۷۵ ملخصاً) مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ خبر پہنچی کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاقیں ایک ساتھ دے دیں، یہ سُن کر غصہ میں کھڑے ہو گئے اور فرمایا: کِتَابُ اللّٰہ سے کھیل کرتا ہے، حالانکہ میں تمہارے اندر ابھی موجود ہوں۔ (نسائی، كتاب الطلاق، الثلاث المجموعة ومافيه من التغليظ، ص ۵۵۴، حديث: ۳۳۹۸)

5 ...... دعوتِ اِسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ پمفلٹ بنام **"طلاق دینے سے متعلق مفید مَدَنی پھول"** میں لکھا ہے: **"طلاق دینے کا سب سے بہتر طریقہ** یہ ہے کہ عورت کی پاکی کے وہ ایّام جن میں شوہر نے اُس سے صحبت نہ کی ہو، اُن ایّام میں صرف ایک بار اس سے کہے: "میں نے تجھے طلاق دی" اِس کے بعد بیوی کو چھوڑے رکھے اور اس سے بالکل علیحدہ رہے یہاں تک کہ اُس کی عدّت گزر جائے۔ اختتامِ عدّت پر وہ نکاح سے خارِج ہو جائے گی۔ اِس طرح طلاق دینے سے یہ فائدہ ہو گا کہ کل کو اگر دونوں دوبارہ ایک ساتھ زندگی بسر کرنا چاہیں تو دورانِ عدّت بغیر نکاح کے اور عدّت کے بعد بغیر حلالہ صرف نکاح کے ذریعہ رُجوع ہو جائے گا۔" بیان کردہ پمفلٹ **"طلاق دینے سے متعلق مفید مَدَنی پھول"** کا مطالعہ ہر شادی شدہ مَرد و عورت کے لئے یکساں مفید ہے۔ مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے طلب کیجئے۔

www.dawateislami.net

ہوں یا جوش میں ہوں، ایک ہی بیٹھک میں تین طلاقیں دیں گے تو تین ہی کہلائیں گی[1] اور اُس کے بعد رُجوع کے لئے حَلالہ کے سِوا کوئی صُورَت نہیں ہے،[2] لہٰذا نہ ایک ساتھ تین طلاقیں دینی ہیں اور نہ ہی کسی ایسے مُفتی کے پاس جانا ہے۔ ایک طَبقہ ہے جو اِس طرح فساد کرتا ہے اور طرح طرح کے فَتوے دے رہا ہوتا ہے۔ اگر اُن کی بات مانی اور تین طلاقوں کے بعد بھی ساتھ رہتے رہے تو نَعُوْذُ بِاللّٰہ یہ گُناہ ہو گا اور حَرام کام کہلائے گا۔[3] بعض اَوقات خاندان کے بڑے بُوڑھے مِل کر بٹھالیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ”توبہ کرلو، اللہ مُعاف کرے گا، آئندہ نہیں کرنا۔“ حالانکہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی کسی کی کھوپڑی میں گولی ماردے، پھر لاکھ توبہ کرے، جج اُسے پھانسی کا پھندا ہی پہنائے گا، یہ نہیں کہے گا کہ ”اب آئندہ نہیں مارنا۔“ جب One two three (ایک، دو، تین) کر دِیا تو مُعاملہ ختم ہو گیا، اب کمان سے نِکلا تیر پلٹ کر نہیں آسکتا۔ آدمی تین تو تین، ایک طلاق بھی کیوں دے؟ گھروں میں لڑائیاں ہوتی ہی رہتی ہیں، جہاں برتن ہوں گے تو کھڑکھڑائیں گے بھی۔ آدمی کو صُلح کی ہی صُورت نکالنی چاہئے۔ حدیثِ پاک کا مَضمون ہے کہ ”عَورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے، اِس سے اِس کے ٹیڑھے پَن کے ساتھ ہی نَفع اُٹھاسکتے ہیں، اِسے سیدھا کرنے جائیں گے تو توڑ دیں گے اور یہ توڑ دینا ہی طَلاق ہے۔“[4] اِس لئے تھوڑا بہت برداشت کرنا ہی ہو گا۔ بیوی کے فوائِد بھی کتنے ہیں۔ بچّے یہ سنبھالتی ہے، روٹی اور کھانا یہ پکاتی ہے، سَر میں درد ہو جائے تو یہی بے چاری دباتی ہے، نیند سے اُٹھ کر آپ کو پانی پلاتی ہے، گھر کی صفائی کرتی ہے، گھر کا خَیال رکھتی ہے، آپ کی ماں بہنوں کی خدمت کرتی ہے۔ اب کبھی بے چاری 19، 20 بات کر دے تو آپ

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۲/ ۴۱۰۔ غیر مدخولہ (یعنی جس عورت سے صحبت نہ کی گئی ہو اُس) کو کہا: ”تجھے تین طلاقیں“ تو تین ہو نگی، اوراگر کہا: ”تجھے طلاق، تجھے طلاق، تجھے طلاق“ یا کہا: ”تجھے طلاق، طلاق، طلاق“ یا کہا: ”تجھے طلاق ہے، ایک اور ایک اور ایک“ تو اِن صُورَتوں میں ایک بائن واقع ہوگی، باقی لغو و بیکار ہیں، یعنی چند لفظوں سے واقع کرنے میں صرف پہلے لفظ سے واقع ہوگی اور باقی کے لیے محل نہ رہے گی، اور موطوہ (یعنی جس عورت سے صحبت کی گئی ہواس کو دینے کی صورت) میں بہر حال تین واقع ہو نگی۔ (بہار شریعت، ۲/ ۱۲۵، حصہ: ۸)

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۲/ ۴۱۰۔

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۲/ ۴۱۰۔

4 ...... مسلم، کتاب الرضاع، باب الوصیۃ بالنساء، ص ۵۹۵، حدیث: ۳۶۴۶۔

برداشت کرلیا کریں، کیا ہر وقت بے بس عَورَت پر ہی داداگیری کرتے رہیں گے! باہر تو بھیگی بِلّی بنے پھرتے ہیں، بچّے سے بھی ڈر جاتے ہیں، کوئی "اوئے" کرے تو چونک جاتے ہیں، جبکہ بیوی کے سامنے "تیس مار خان" بنے پھرتے ہیں۔ بیوی بھی اللہ کی بندی ہے، اِس کے ساتھ بھی حُسنِ سلوک ہی کرنا ہے، اِس کو پانی پلانا بھی ثواب کا کام ہے۔[1] کبھی اِس کی طبیعت ٹھیک نہ ہو تو پکا کر بھی کھلادیں، یہ بھی اِنسان ہے۔ لوگ تو کتّوں، بِلّیوں اور بکروں کو پالتے اور کھلاتے ہیں۔ یہ تو بیوی ہے، عَورَت ذات ہے، ظاہِر ہے اِس کا بھی دِل ہے اور اپنی سوچ ہے۔ اِسے یُوں پاؤں کی جُوتی کی طرح رکھنا قیامت کے دن پھنسا دے گا۔ جب ایک دوسرے کا ساتھ ہے تو خدمت بھی کرنی ہی کرنی ہے، اِس کے سِوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ یہ مَر رہی ہو تب بھی آپ کی خدمت کرے، کبھی آپ کو بھی کرنی پڑے گی۔ جو سمجھ دار ہیں وہ ایسا کرتے بھی ہیں، ایسا نہیں ہے کہ ہر کوئی یُوں اُٹھا کر پھینک دیتا ہے، مَاشَآءَ اللہ خدمت کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔ اِس میں نہ کوئی بُرائی ہے اور نہ ہی عیب ہے۔

بعض بے چاریاں بھی بعض اَوقات زِیادہ ہی ٹیڑھی ہوتی ہیں، شوہر کے ناک میں دَم اور دَم میں ناک کر دیتی ہیں۔ میاں بیوی دونوں کو چاہیے کہ اپنے آپے میں رہ کر اور حُسنِ اَخلاق کا زیور پہن کر ہمدردی اور پیار و محبّت کے ساتھ زندگی گزاریں۔ ماں باپ، ساس بہو اور باقی سب کے حُقُوق کا خیال بھی رکھیں اور اپنے مُعامَلات میں اللہ پاک سے ڈریں۔ جو اللہ پاک سے ڈرنے والے ہوں گے وہ جھگڑے نہیں کریں گے، اِسی طرح دوسروں کی حق تلفیاں اور ظُلم بھی نہیں کریں گے۔ خوفِ خدا والا شخص کسی پر ظُلم کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

پالتو کتّے کا عِلاج کروانا کیسا؟

سُوال: پالتو کتّے کا عِلاج کروانا کیسا؟[2]

---

1 ...... حضرت سَیِّدُنا عرباض بن ساریہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیِ پاک صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو پانی پلاتا ہے تو اسے اس کا اجر دیا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور میں نے اسے پانی پلایا اور جو کچھ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سنا تھا اسے سنایا۔ (مسند إمام أحمد، مسند الشاميين، حديث العرباض، ۶/۸۵، حديث: ۱۷۱۵۵)

2 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جواب: کُتّا اگر چوکیداری کے لئے پالا جائے اور گھر کے باہر رکّھا جائے تو جائز ہے،[1] اور اگر بیمار ہو جائے تو اُس کا عِلاج کروانا بھی جائز ہے۔[2] جو لوگ صرف شوقیہ کتّے پالتے ہیں اور اُنہیں زنجیریں ڈال کر گھر میں رکھتے ہیں[3] اُن کے گھر میں رَحمت کے فِرِشتے نہیں آتے۔[4]

تحفے میں کارڈز بھیجنے کے بجائے اِیصالِ ثواب کر دیا جائے

سُوال: آپ کی مَدَنی بیٹیاں جو تحائف، جیسے خُوبصورت کارڈز (Cards)، کعبہ شریف اور گنبدِ خَضرا کے Models (نمونے) وغیرہ بنا کر بھیجتی ہیں، اُن سے آپ کا دِل خُوش ہوتا ہے؟

جواب: اگر میں بولتا ہوں کہ میرا دِل خُوش نہیں ہوتا تو اُن کا دِل ٹُوٹ جائے گا، اور اگر یہ کہتا ہوں کہ میرا دِل خُوش ہوتا ہے تو یہ بھی میرے لئے مَسئلہ ہے۔ پہلے مجھے ہزاروں روپے کے اِتنے سارے عید کارڈز آتے تھے کہ میں تھک گیا تھا، اگر میں نے عید کارڈز بھیجنے سے مَنع نہ کیا ہوتا تو مجھے گودام رکھنا پڑتا۔ میں سمجھاتا تھا کہ عید کارڈز پر اِتنا خَرچہ کرتے ہو، اِس کی جگہ دِینی کتابیں بانٹ دیا کرو، نیکی کی دعوت تو پہنچے گی، عید کارڈز کا کیا فائدہ! اِس میں طرح طرح کی تصویریں بھی ہوتی ہیں، بعد میں یہ کام بھی نہیں آتے، بس کارڈ دیکھ کر تھوڑا مسکرا لیا وہ بھی مسکرانا چاہا تو، پھر رکھ دیا۔ پھر عید کارڈز آنا بند ہوئے تو Hand (دَستی) کارڈز آنا شُروع ہو گئے، عید کارڈز تو دونوں عیدوں کے ساتھ خاص تھے، Hand کارڈز سارا سال آنے لگے، اُن میں خُوبصورت باڈر بناتی ہیں، سجا سنوار کر تحریریں لکھتی ہیں، زَرِی کا اِستعمال کرتی ہیں، کَعْبَۃُ اللہ

---

1 ...... دُرِّمختار مع رد المحتار، کتاب البیوع، باب المتفرقات، ۷/۵۰۶۔

2 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الھبۃ، الباب الثالث فیما یتعلق بالتحلیل، ۴/۳۸۲ مفھوماً۔

3 ...... فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے شکار یا جانوروں کی حفاظت کرنے والے کتّے کے علاوہ کوئی کتّا پالا اُس کے اَجر میں یومیہ دو قیراط کی کمی ہوتی ہے۔ (بخاری، کتاب الذبائح والصید، باب من اقتنی کلبالیس... الخ، ۳/۵۵۲، حدیث:۵۴۸۱) جانور یا زراعت یا کھیتی یا مکان کی حفاظت کے لئے یا شکار کے لیے کُتّا پالنا جائز ہے، اور یہ مقاصد نہ ہوں تو پالنا ناجائز، اور جس صورت میں پالنا جائز ہے اُس میں بھی مکان کے اندر نہ رکھے، البتّہ اگر چور یا دشمن کا خوف ہے تو مکان کے اندر بھی رکھ سکتا ہے۔ (بہارِ شریعت، ۲/۸۰۹، حصہ:۱۱)

4 ...... فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اُس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں داخل ہوتے جس گھر میں کُتّا یا تصویر ہو۔ (بخاری، کتاب بدء الخلق، باب إذا قال أحدکم: آمین... إلخ، ۲/۳۸۵، حدیث: ۳۲۲۵)

اور سبز گنبد بناتی ہیں، اُس میں دروازے بناتی ہیں، پھول پتّیاں لگاتی ہیں، بعض کارڈز بہت بڑے سائز کے بھی ہوتے ہیں۔ اب ایسے کارڈز کو سنبھالنا، اُنہیں وقت لگا کر اِحتیاط سے کھولنا اور پڑھنا بہت مشکل کام ہے، میرے پاس اِتنا وقت کہاں! کرنے کے اِتنے کام ہیں کہ سمجھ نہیں آتا کہ یہ کروں یا وہ کروں؟ ہو سکتا ہے یہ سُن کر کارڈز بنانے والیوں کا کلیجا دَھک سے رہ جائے، لیکن کیا کروں! میں یہ سب دیکھ اور پڑھ نہیں سکتا۔ رَمَضانُ المُبارَک کی 26 تاریخ کو بہت کارڈز آتے ہیں، کئی کئی فائلیں آتی ہیں جن میں اَٹ پَٹی تحریریں ہوتی ہیں، میں تھوڑی پڑھتا ہوں، پھر اِتنے بڑے بڑے کارڈز کو ٹھنڈا کرنا بھی ایک مسئلہ ہوتا ہے، کیونکہ ٹھنڈا کرنے والے بکس بھی اتنے چوڑے نہیں ہوتے۔ میری مَدَنی بیٹیاں دِل چھوٹا نہ کریں، اِتنا کر لیں کہ ایسے کارڈز بنانے میں جتنی دیر لگتی ہے، مثلاً 12 گھنٹے لگتے ہیں تو اس کا One-fourth (چوتھائی حصّہ) یعنی تین گھنٹے نکال لیں اور تین گھنٹے تک دُرُود شریف اور تِلاوتِ قرآن وغیرہ کر کے مجھے اِیصالِ ثواب کر دیں۔ آپ کے کارڈز سے زیادہ مجھے اِیصالِ ثواب سے فائدہ ہو گا۔ اِس لئے مہربانی کر کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے اور دَست کاری کئے ہوئے ہزاروں روپے کے کارڈز وغیرہ نہ بھیجا کریں، اِتنی رَقم بچے گی کہ شاید ٹیلی تھون کے کئی یُونٹس جمع ہو جائیں گے۔ کارڈز پر محنت کر کے وقت ضائع نہ کریں، میرے پاس کارڈز آئیں گے تو میں ٹھنڈے کروا دوں گا، مجھے تکلیف کم ہو گی، لیکن آپ کو تکلیف زِیادہ ہو گی۔ مجھے اِیصالِ ثواب کرنے کے لئے آپ جو پڑھیں وہ بھی مجھے بتانا ضَروری نہیں ہے، آپ یُوں بھی کہہ دیں گی کہ ”یا اللہ! جو میں نے پڑھا اُس کا ثواب فُلاں کو پہنچے“ اِس سے بھی اِیصالِ ثواب ہو جائے گا۔ ہمارے ہاں یہ بھی Trend (رَواج) ہے کہ جو کچھ پڑھتے ہیں وہ لکھ لکھ کر تحفے وغیرہ کے نام پر بھیجتے ہیں۔ اگر اس کی لسٹیں آتی ہیں تو وہ بھی ٹھیک ہے کہ کم از کم اِسی بہانے پڑھنے پڑھانے کا سِلسلہ لگا رہتا ہے، ورنہ آج کل فُرصت کس کو ہے! اب تو شاید گپّیں مارنے کا ٹائم بھی نہیں ملتا ہو گا، سوشل میڈیا نے باتیں کرنے کا ٹائم بھی کاٹ لیا ہو گا۔ جو لسٹیں آتی ہیں اُن میں بھی ایک تعداد خاص کر طَلَبائے کِرام اور طالبات کی ہوتی ہے جو تسبیح لے کر بیٹھ جاتے ہیں اور تِلاوت کر لیتے ہیں۔

اِیصالِ ثواب کا معنٰی کیا ہے؟

سُوال: اِیصالِ ثواب کا معنٰی بتا دیجئے۔[1]

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جواب: یہ سُوال لوگوں سے پوچھیں کہ ایصالِ ثواب کے کیا معنیٰ ہیں؟ تو ایک دوسرے کا مُنہ دیکھیں گے کہ یہ کیا ہوتا ہے؟ سرکار کی آمد! مَرحبا! کے فلک شگاف نعرے لگا لیتے ہیں، لیکن ”آمد“ کے معنیٰ نہیں سمجھتے ہوں گے۔ اعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رَضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے فرمایا ہے کہ یہ سب مصطفےٰ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہیں،[1] جس ڈگر اور راستے پر ڈالو، چل پڑتی ہیں۔ اِنہیں خالی نوٹ گننا آتے ہیں، کھانوں کی پہچان ہوتی ہے کہ ”کون ساTasty (مزیدار) ہوتا ہے، کون سے ہوٹل کا کھانا اچھا بنتا ہے؟ کس تندور کی روٹی اچھی ہوتی ہے؟“ وغیرہ۔ گانا صحیح گالیں گے لیکن سلام دُرُست نہیں کرنا آتا اور نہ ہی صحیح معنوں میں کلمہ پڑھنا آتا ہے۔ بہرحال ”اِیصال“ عَرَبی لفظ ہے، اِس کا معنی ہے: پہنچانا۔ ”اِیصالِ ثواب“ کا مطلب ہے: ثواب پہنچانا۔ ”ہم نے فُلاں کو اِیصالِ ثواب کیا“ یعنی فُلاں کو ثواب پہنچایا۔ جو پڑھیں اُس کے بعد بارگاہِ اِلٰہی میں یُوں عَرض کریں کہ یااللہ! فُلاں کو اِس کا ثواب عِنایت فرما۔ ”اِنۡ شَآءَ اللّٰہ“ اور ”جَزَاکَ اللّٰہ“ بولنے کا بھی Trend (رَواج) ہے، لیکن اِن کا معنیٰ بھی پتا نہیں ہوتا، نہ ہی اِن کا صحیح تلفظ آتا ہے۔ ہر بات میں ”جَزَاکَ اللّٰہ“ بولتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ جہاں نہیں بولنا ہوتا ہو وہاں بھی بول دیتے ہوں۔ ”جَزَاکَ اللّٰہ“ کا معنیٰ ہے: اللہ تجھے بدلہ دے۔ ”جَزَاکَ اللّٰہُ خَیۡرًا“ کا معنیٰ ہوا: اللہ تجھے اچھا بدلہ دے۔ ”جَزَاکَ اللّٰہُ خَیۡرًا“ بولنا چاہئے، یہ زیادہ اچھا اور پُورا شکریہ ہے۔ ”اِنۡ شَآءَ اللّٰہ“ کا معنیٰ ہے: اللہ پاک نے چاہا تو۔

دُرُود شریف دُعا ہے

سُوال: اگر ہم یُوں کہتے ہیں کہ یااللہ! جو دُرُودِ پاک ہم نے پڑھے ہیں وہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں تحفۃً ہدیۃً پہنچا، تو کیا یہ اِیصالِ ثواب ہو جائے گا؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: دُرُود شریف دُعا ہی ہے۔ ”اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ“ یعنی اے اللہ! ہمارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر رَحمت بھیج۔ یہ دُعا ہے۔ اِس دُعا کو کرنے کا ثواب ملے گا۔ اب اگر مزید اِس دُعا سے حاصل ہونے والا ثواب بھی بارگاہِ رِسالت میں اِیصالِ ثواب کرتا ہے تو اِس میں بھی کوئی حَرَج نہیں ہے، بلکہ یہ اچھی بات ہے۔

[1] فتاویٰ رضویہ، ۱۵/ ۸۷۔

www.dawateislami.net

”وَسائلِ بخشش“ کے کیا معنیٰ ہیں؟

سُوال: ”وَسائلِ بخشش“ کے کیا معنیٰ ہیں؟(سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: ”وَسائل“ جَمع ہے ”وسیلہ“ کی۔ ”وَسائلِ بخشش“ کا مطلب ہے: مغفرت کے وسیلے، بخشوانے کے اَسباب۔

گاہک کو ہلکی کوالٹی کا کپڑا بیچنا کیسا؟

سُوال: میرا کپڑے کا کام ہے۔ آج کل ہماری Manufacture (صنعت) میں جو کپڑا آتا ہے وہ بہت خراب کوالٹی کا ہوتا ہے، ایک بار پہننے کے بعد پہننے جیسا نہیں رہتا، ایسا کپڑا بیچنا کیسا؟(سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: اگر یہ بات گاہک کو معلوم ہے اور کوئی دھوکے کی صُورت نہیں ہے تو کوئی حَرَج نہیں ہے۔[1] البتّہ اگر گاہک کو دھوکہ دیا اور خراب کپڑا ”سُپر یا فائن کوالٹی“ وغیرہ کہہ کر بیچا تو یہ گُناہ، حَرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہو گا۔[2] جیسی جیسی کوالٹی ہے ویسی بتا دی جائے۔ بعض چیزیں بہت رَف کوالٹی کی ہوتی ہیں، لیکن لوگ خرید رہے ہوتے ہیں۔ میں نے بہت پُرانا سُن رکھا ہے کہ **”مہنگا روئے ایک بار، سستا روئے بار بار۔“**

سوتے وقت رُوح کہاں چلی جاتی ہے؟

سُوال: جب ہم رات کو سوتے ہیں تو ہماری رُوح کہاں چلی جاتی ہے؟(YouTube کے ذریعے سُوال)

جواب: باوُضو سوئیں تو آسمانوں تک بُلند ہوتی ہے۔[3]

بیری کے پتّوں کو پانی میں جوش دے کر میّت کو غُسل دینا

سُوال: میّت کے غُسل کے پانی میں سبز گھاس ڈالی جاتی ہے۔ کیا یہ سُنّت ہے؟(SMS کے ذریعے سُوال)

---

1 ...... فتاوی ہندیۃ، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلخ، الفصل الثانی، ۳/۷۵ مفہوماً۔

2 ...... درمختار، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ۷/۲۲۹۔

3 ...... قوت القلوب، الفصل الثالث عشر، ذکر ہیئۃ العبد عند النوم وأھبتہ للمضجع، ۱/۶۷۔

www.dawateislami.net

جواب: میّت کے غُسل والے پانی میں گھاس کا ڈالنا میں نے پہلی بار سُنا ہے۔ اگر گھاس سے مُراد ”بیری کے پتّے“ ہیں تب تو صحیح ہے، کیونکہ بیری کے پتّوں کو پانی میں جوش دے کر اُس پانی سے میّت کو غُسل دینا ہوتا ہے۔[1] اِس کا طریقہ ”بہارِ شریعت“ میں لکھا ہے۔[2]

(**امیرِ اہلِ سُنَّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مُفتی صاحب نے فرمایا:) حدیث میں حکم دیا گیا ہے کہ ”بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ“ یعنی پانی اور بیری کے پتّوں کے ساتھ غُسل دو۔[3] لہٰذا یہ قولی سُنّت ہوئی۔[4] حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے لکھا ہے کہ میّت کو پہلی بار غُسل دیا جائے تو بیری کے پتّوں کو پانی میں جوش دے کر غُسل دیا جائے۔[5]

عِلمِ دین کی اَہمیت سے متعلق بُزرگانِ دین کے فرامین

سُوال: آپ کو دیکھا گیا ہے کہ عِلمِ دین سکھانے کے لئے بڑی کُڑھن کا اِظہار فرماتے ہیں، اِس کی کیا وجہ ہے؟

(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: اللہ پاک اِخلاص نصیب فرمائے۔ مجھے عِلمِ دین سے محبّت ہے اور عُلَمائے دین سے پیار ہے۔ اِنسان عِلمِ دین ہی کے ذَریعے اِنسان بنتا ہے، اگر عِلمِ دین سے کورا ہو تو حیوانوں جیسی حَرَکتیں کرتا ہے۔ عِلمِ دین حاصِل کرنے کے بڑے فضائل ہیں۔ چند ایک عَرض کرتا ہوں: اِمام اِبنِ عبدُالبَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نَقل کرتے ہیں: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”خُذُوْا عَنِّیْ، خُذُوْا عَنِّیْ“ یعنی مجھ سے عِلم حاصِل کرو مجھ سے علم حاصِل کرو۔[6] حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یَومِ نحر (10، 11 اور 12 ذُو الْحِجَّۃِ الْحَرَام کو ”اَیّامِ نحر“ کہا جاتا ہے) کو اپنی سُواری پر جمرے کی رَمی کی اور اِرشاد فرمایا: مجھ

---

1 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی، ۱/۱۵۸۔

2 ...... بہارِ شریعت، ۱/۸۱۰-۸۱۱، حصہ: ۴۔

3 ...... بخاری، کتاب الجنائز، باب غسل المیت ووضوئہ بالماء والسدر، ۱/۴۲۵، حدیث: ۱۲۵۳۔

4 ...... قولی سنّت سے مراد حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/۴۶۱)

5 ...... مراٰۃ المناجیح، ۲/۴۶۱۔

6 ...... جامع بیان العلم وفضلہ، باب فی ابتداء العالم جلسائہ بالفائدۃ، وقولہ: سلونی ... إلخ، ص ۱۵۶، حدیث: ۵۰۲۔

www.dawateislami.net

سے حج کے اَحکام سیکھ لو، کیونکہ مجھے خبر نہیں، شاید میں اِس سال کے بعد حج نہ کروں۔[1] مولا علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: کوئی ہے جو مجھ سے علم کے مُتعلق سُوال کرے، تاکہ خود بھی فائدہ حاصل کرے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائے۔[2] عظیم تابعی بُزُرگ حضرتِ سَیِّدُنا سعید بن جُبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: مجھے اِس بات کی بڑی فکر ہے کہ میرے پاس جو عِلم ہے لوگ اُسے حاصل کرلیں۔[3] حضرتِ سَیِّدُنا اِمام حَسَن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ لوگوں کو عِلم سکھانے میں پہل کرتے اور فرماتے: مجھ سے سُوال کرو۔[4] تابعی بُزُرگ حضرتِ سَیِّدُنا عُروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرمایا کرتے: لوگو! میرے پاس آؤ اور سے عِلم حاصل کرو۔[5] تابعی بزرگ حضرتِ سَیِّدُنا عِکْرِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرمایا کرتے: تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ مجھ سے سوال نہیں کرتے؟ کیا تم غریب اور نادار ہوگئے ہو؟[6] حضرتِ سَیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر طالبِ علم میرے پاس آکر علم حاصل نہیں کریں گے تو خُدا کی قسم! میں خود اُن کے گھر جاکر عِلم سکھاؤں گا۔ کسی نے عرض کی: حُضور! علم حاصل کرنے میں اُن کی اچّھی نیّت تو ہوتی نہیں ہے، فرمایا: اُن کا علمِ دین حاصل کرنا ہی اچّھی نیّت ہے۔[7] حضرتِ سَیِّدُنا اِمام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر میرے بس میں ہوتا تو عِلم گھول کر پلا دیتا۔[8] بہر حال! سب کو علمِ دین کی حرص ہونی چاہیے۔ دعوتِ اسلامی کے ماحول میں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماعات، مَدَنی مُذاکرے اور درسِ فیضانِ سُنّت وغیرہ علمِ دین ہی کے حلقے ہیں، اِن سے عِلم حاصل ہوتا ہے۔ اللہ توفیق دے تو جامعۃُ المدینہ میں داخلہ لے لیں، اللہ چاہے گا تو عالِم بن جائیں گے اور بہت عِلم حاصل ہوگا۔ اللہ کرے ہمارے اندر عِلم کی حرص پیدا ہو جائے۔

---

1 ...... جامع بیان العلم وفضلہ، باب فی إبتداء العالم جلسائہ بالفائدۃ، وقولہ: سلونی ... إلخ، ص ۱۵۶-۱۵۷، حدیث: ۵۰۳۔

2 ...... جامع بیان العلم وفضلہ، باب فی إبتداء العالم جلسائہ بالفائدۃ، وقولہ: سلونی ... إلخ، ص ۱۵۷، رقم: ۵۰۶۔

3 ...... جامع بیان العلم وفضلہ، باب فی إبتداء العالم جلسائہ بالفائدۃ، وقولہ: سلونی ... إلخ، ص ۱۶۰، رقم: ۵۱۶۔

4 ...... جامع بیان العلم وفضلہ، باب فی إبتداء العالم جلسائہ بالفائدۃ، وقولہ: سلونی ... إلخ، ص ۱۶۰۔

5 ...... جامع بیان العلم وفضلہ، باب فی إبتداء العالم جلسائہ بالفائدۃ، وقولہ: سلونی ... إلخ، ص ۱۶۱، رقم: ۵۲۲۔

6 ...... جامع بیان العلم وفضلہ، باب فی إبتداء العالم جلسائہ بالفائدۃ، وقولہ: سلونی ... إلخ، ص ۱۶۱، رقم: ۵۲۰۔

7 ...... جامع بیان العلم وفضلہ، باب فی إبتداء العالم جلسائہ بالفائدۃ، وقولہ: سلونی ... إلخ، ص ۱۶۲۔

8 ...... جامع بیان العلم وفضلہ، باب فی إبتداء العالم جلسائہ بالفائدۃ، وقولہ: سلونی ... إلخ، ص ۱۶۲، رقم: ۵۲۸۔

www.dawateislami.net

''فیضانِ نماز کورس'' کی ترغیب

سُوال: بلوچستان سے کثیر اِسلامی بھائی تین دن کے لئے تشریف لائے ہوئے ہیں، کیا ہی اچھا ہو کہ یہ سب تھوڑی اور قربانی دیں اور سات دن کا ''فیضانِ نماز کورس'' کرلیں۔ اِس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ (رُکنِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: جو رُک سکتے ہیں وہ رُک جائیں، اِنْ شَآءَ اللہ ''فیضانِ نماز کورس'' کروایا جائے گا، سات دن لگیں گے جس میں آپ نماز کے بہت سارے مسائل سیکھ لیں گے۔ ہمّت کریں اور وقت دیں۔ ایک تعداد ہوتی ہے جو اِن تین دنوں میں بھی کچھ نہیں سیکھتی، گھومتی رہتی ہے۔ علمِ دین حاصِل کرنے کا جذبہ پیدا کریں اور فیضانِ مدینہ میں رہ کر سیکھیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا اِمام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا علم کا حلقہ لگا ہوا تھا کہ اِس دوران ہاتھی آگیا، سب طَلَبہ ہاتھی دیکھنے کے لئے بھاگے، لیکن ایک طالبِ علم بیٹھے رہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تم اَندلُس کے ہو اور اَندلُس میں ہاتھی نہیں ہوتے، جاؤ! تم بھی ہاتھی دیکھ لو۔ اُن طالبِ علم نے عرض کی: حُضور! میں ہاتھی دیکھنے نہیں، آپ کی زیارت اور عِلمِ دین حاصل کرنے آیا ہوں۔ وہ طالبِ علم حضرتِ سَیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تھے جو آگے چل کر بہت بڑے مُحدِّث اور عالم ہوئے۔ [1]

ہے وظیفہ مرا اَسمائے رسولِ عَرَبی

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ کے ناموں کا شُمار نہیں کہ اس کی شانیں غیر مَحدود ہیں۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اسمائے پاک بھی بکثرت ہیں کہ کثرتِ اَسما شرفِ مُسمّٰی سے ناشی ہے (یعنی کسی کے ناموں کا زیادہ ہونا اس کی بزرگی اور فضیلت کی وجہ سے ہوتا ہے)، آٹھ سو سے زائد مَواہب وشرحِ مَواہب (یعنی علّامہ قسطلّانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی کتاب اَلْمَوَاہِبُ اللَّدُنِّیَّۃ اور علّامہ زُرقانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی تحریر کردہ اس کی شرح) میں ہیں، اور فقیر (یعنی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) نے تقریباً1400 پائے، اور حَصر (یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام ناموں کو شمار کرنا) ناممکن۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۸/۳۶۵)

حُور و غلماں و جِناں کیوں نہ ہوں میرے مُشتاق ہے وظیفہ مِرا اَسمائے رسولِ عربی

---

[1] ...... سیر أعلام النبلاء، الطبقة الثانية عشرة، یحیٰ بن یحیٰ بن کثیر بن وسلاس، ۹/۲۰۱ ماخوذاً۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	تصویر رَحمت کے فِرشتوں کے لئے رُکاوٹ ہے	9
مُراقبہ کیسے کیا جاتا ہے؟	1	اِستخارے سے یقینی علم حاصل نہیں ہوتا	10
اِیثار کرنے کا ذِہن کیسے بنے؟	2	بارگاہِ رِسالت میں شادی کا ”دعوت نامہ“	10
میلاد کے پیسے ٹیلی تھون میں دینا کیسا؟	2	شوہر خرچہ نہ دے تو بیوی کیا کرے؟	12
ناقۂ رسول کے ساتھ ”رَضِیَ اللہُ عَنْہَا“ لکھنا کیسا؟	3	ایک ساتھ تین طلاقیں دینا کیسا؟	13
گالی بکنے کی عادت کیسے ختم ہو؟	4	پالتو کتے کا عِلاج کروانا کیسا؟	15
جاہل کو گالی دینا بھی حَرامِ قَطعی ہے	5	تحفے میں کارڈز بھیجنے کے بجائے ایصالِ ثواب کر دیا جائے	16
گُناہ سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟	5	اِیصالِ ثواب کا معنیٰ کیا ہے؟	17
توبہ کرنے کے اِرادے سے گُناہ کرنا کیسا؟	6	دُرُود شریف دُعا ہے	18
اللہ پاک کا قُرب کیسے ملتا ہے؟	7	”وَسائلِ بخشش“ کے کیا معنیٰ ہیں؟	19
ایلوپیتھک دواؤں سے بچنا بہتر ہے	7	گاہک کو ہلکی کوالٹی کا کپڑا بیچنا کیسا؟	19
دانت کا سوراخ فِل کروایا تو کلی ہو جائے گی؟	8	سوتے وقت رُوح کہاں چلی جاتی ہے؟	19
واسکٹ کے بٹن لگائے بغیر نَماز پڑھنا کیسا؟	8	بیری کے پتّوں کو پانی میں جوش دے کر میّت کو غسل دینا	19
شارٹس کے اوپر دھوتی نُما چیز پہن کر نَماز پڑھنا کیسا؟	9	علمِ دین کی اَہمیت سے متعلق بُزرگانِ دین کے فرامین	20
قُرآن پڑھانا نہ آتا ہو تو اُجرت لینا کیسا؟	9	”فیضانِ نَماز کورس“ کی ترغیب	22

www.dawateislami.net

ماخذ و مراجع

کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
تفسیر روح البیان	امام اسماعیل حقی البروسوی، متوفی ۱۱۲۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی	مکتبۃ المدینہ کراچی
تفسیر صراط الجنان	ابو صالح مفتی محمد قاسم عطاری مدنی	مکتبۃ المدینہ کراچی
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
نسائی	ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی الخراسانی النسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مسند امام احمد	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
فردوس الاخبار	شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
جمع الجوامع	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
الترغیب والترھیب	زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی، متوفی ۶۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۴ھ
ریاض الصالحین	امام ابو زکریا یحییٰ بن شرف الدین نووی دمشقی، متوفی ۶۷۶ھ	دار السلام
جامع بیان العلم وفضلہ	امام ابو عمر یوسف بن عبد البر القرطبی المالکی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۸ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
الفتاوی الهندية	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
الجوهرة النيرة	امام ابو بکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	کراچی
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
فتاویٰ امجدیہ	صدر الشریعہ علامہ مفتی امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبہ رضویہ کراچی
مختصر فتاویٰ اہل سنت	مجلس افتاء	مکتبۃ المدینہ کراچی
إحياء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
احیاء العلوم (مترجم)	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
مكاشفة القلوب	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
قوت القلوب	امام ابو طالب محمد بن علی مکی، متوفی ۳۸۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۶ھ
سير أعلام النبلاء	امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۷ھ

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”**غورِ فکر**“ کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”**مَدَنی اِنعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”**مَدَنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

ISBN 978-969-631-642-8

0125728

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net